سورة الواقعة

Chapter 56

That which must come to happen

آیات 96

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ۙ﴿۱﴾

1- جب واقع ہونے والی (قیامت) طاری ہو جائے گی۔

لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ۘ﴿۲﴾

وقف لازم

2- تو پھر کوئی اس کے واقع ہونے کو نہیں جھٹلا سکے گا۔

خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ۙ﴿۳﴾

3- (وہ ایسی حالت ہوگی) جو تہ و بالا کر کے رکھ دے گی۔

اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾

4- اُس وقت پوری کی پوری زمین بیک وقت ایک زبردست جھٹکے کے ساتھ لرز کر رہ جائے گی۔

وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾

5- اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

6- اور پھر وہ گرد و غبار بن کر منتشر ہو جائیں گے۔

وَّ کُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَۃً ؕ﴿۷﴾

7- اور (اس وقت) تم تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔

فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ؕ﴿۸﴾

8- اور (پہلا گروہ وہ ہوگا) جو دائیں جانب والے لوگوں کا ہوگا۔ اور یہ دائیں جانب والے جو ہونگے (یہ اپنے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑے عالی مرتبت اور رفعت و عزت والے مقامات پر ہوں گے)۔

وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ؕ﴿۹﴾

9-اور (ان کے برعکس دوسرا گروہ) ان لوگوں کا ہوگا جو بائیں جانب ہونگے اور یہ بائیں جانب والے (ذلت و مایوسی میں مبتلا ہوں گے)۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾

10-اور (تیسرا گروہ ان کا ہوگا جو اللہ کے احکام وقوانین پر عمل کرنے میں) سبقت لے گئے اور یہ سبقت لے جانے والے (کامیاب لوگوں) میں سب سے آگے آگے ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾

11-یہی لوگ مقرب ہوں گے (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی صفات کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں اور اِس کی وجہ سے اُن میں اللہ کی صفات کا عکس نظر آنے لگتا ہے اِسی وجہ سے وہ اللہ کے مقرب ہیں)۔

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾

12-(اور یہی وہ لوگ ہوں گے) جو نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے (یعنی وہ آسائشوں اور سرفرازیوں کی جنت میں ہوں گے)۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾

13-(ان جنتوں میں) بڑی تعداد اولین کی ہوگی (یعنی یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو، جس دور میں بھی، جب بھی اللہ کی نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کی آگاہی میسر آئی تو انہوں نے اسے تسلیم کرنے اور اس کا راستہ اختیار کرنے کے لئے پہل کر ڈالی یعنی وقت ضائع نہیں کیا)۔

وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾

14-اور (نعمتوں کی اس جنت) میں تھوڑے وہ شامل ہوں گے جو آخر والے ہوں گے (یعنی جس دور میں بھی اور جب بھی ان تک نازل کردہ آگاہی پہنچی تو وہ بعض وجوہات کی بناء پر اسے اختیار نہ کر سکے مگر بعد میں وہ بھی پہلے والوں میں شامل ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی ڈٹ گئے اور اللہ کے بتلائے گئے راستے پر چلتے رہے)۔

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾

15-(ان جنتوں کے لوگ) سونے سے جڑے ہوئے زرنگار تختوں پر ہوں گے یعنی حسین مسرتوں کی حالت میں ہوں گے۔

مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾

16-(اور) وہ تکیہ لگائے متمکن ہوں گے یعنی وہ عزت وشان سے بیٹھے ہوں گے اور روبرو آمنے سامنے ہوں گے (یعنی

وہاں ان کے درمیان کسی بھی طرز کی ایسی کوئی اونچ نیچ نہیں ہوگی جس کا عذاب وہ دنیا میں جھیلتے رہے)۔

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾

17-(اس نعمت بھری جنت میں مرد اور عورتیں برابر کی شریک ہوں گی) اور ان میں زندگی کے نہایت حسین و جمیل نوخیز انسانی پیکر والی مخلوق (وِلدان) ہوگی اور وہ ہمیشہ رہنے والی ہوگی۔

(نوٹ: غلمان 52/24، وِلدان 56/17، قٰصرات 55/56، کواعب 78/33، عُرباً 56/37، ابکار 56/36، مقصورات 55/72 اور مقصورات کے ساتھ لفظ حور بھی ہے۔ یہ سب جنت کی ایسی مخلوق ہے جو زندگی کے حسین و جمیل جسم و پیکر سے آراستہ ہے اور یہ انسانوں اور جنوں کی طرح نر اور مادہ حیثیت میں پیدا کی گئی ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جنت میں انسانوں کے لئے ان کی شباہت انسانوں جیسی اور جنوں کے لئے جنوں جیسی ہوگی اور ان کا تعلق انسانی مردوں اور انسانی عورتوں سے ان کے مطابق ہوگا اور اسی طرح جن مردوں اور جن عورتوں سے تعلق اُن کے مطابق ہوگا۔ مگر اس تعلق کی نوعیت کیا ہوگی، اس کے بارے میں انسانی عقل بے خبر ہے۔ آیت 55/56 میں کہا گیا ہے کہ انسانوں اور جنوں نے جنت سے پہلے انہیں چھوا نہیں ہوگا۔ بعض مفسرین نے ان تمام الفاظ کے مطالب دنیا کے لڑکے لڑکیاں یا شوہر و بیویاں یا گوریاں، خدمت گار لڑکے یا غلام کیا ہے اور براہِ راست تعلق جنت میں رہنے والے مردوں سے ہی کر رکھا ہے۔ لیکن جنت کی کیفیت کے حوالے سے یہ مطالب کمزور ترین معلوم ہوتے ہیں۔ جنت میں میسر نعمتوں اور انعامات کی تشبیہ تو دنیا میں میسر نعمتوں سے دی جاسکتی ہے لیکن وہاں کا حسن و پاکیزگی، نظم و نسق، تعلق و رشتے اور ان سب کی مسرتیں و لذتیں عقلِ انسانی سے باہر ہیں۔ اِسی لئے وہ جنت و بہشت ہے اور وہ ختم ہو جانے والی دنیا نہیں ہے۔ اور جنت میں میسر ہر طرح کی نعمت جنتی عورت کے لئے بھی اتنی ہی ہے جتنی جنتی مرد کے لئے، 3/195)۔

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾

18-(اس نعمتوں بھری جنت میں زندگی کے حسین و جمیل پیکر والوں) کے پاس پیالے اور صراحیاں ہوں گی اور ان میں انتہائی عمدہ مشروبات ہوں گے جو انہیں بغیر کسی محنت و مشقت کے میسر آئیں گے۔

(نوٹ: معین کے لفظ کا مادہ (ع ی ن) سے بھی لیا گیا ہے یعنی آنکھ یا چشمہ اور (م ع ن) سے بھی لیا گیا ہے یعنی بارش یا وہ پانی یا فائدہ جو بغیر محنت و مشقت کے میسر آئے۔ لیکن بعض مفسرین نے اس کا مطلب شراب وغیرہ لیا ہے جو سیاق و سباق کے حوالے سے درست معلوم نہیں ہوتا)۔

لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾

19-(اور وہ عمدہ مشروبات سفید و شفاف ہوں گے، 37/46) نہ تو ان میں سرگرانی ہوگی اور نہ ہی اُن سے (پینے والوں) کی عقل میں فتور آئے گا۔ (اور نہ ہی ان کی لذت و سرور میں کمی آئے گی، 37/46 اور نہ ہی اس کے پینے والا

بہک سکے گا،37/47)۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾

20-(نعمتوں سے بھری اس جنت میں،56/12) ایسے ایسے پھل ہوں گے جو جنت میں رہنے والے کے پسندیدہ ہوں گے۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾

21-اور وہ جیسا چاہیں گے انہیں ویسا ہی پرندوں کا گوشت میسر آئے گا۔

وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾

22-اور (انہیں ایسے ہمنشین میسر آئیں گے 52/20،44/54) جن کی پاکیزہ دانش اور پاکیزہ نگاہیں ہوں گی (حور۔عین)۔

(نوٹ: آیت 44/54 میں حور پر نوٹ دے دیا گیا ہے)۔

كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾

23-(اور جنت کی یہ مخلوق جو حورعین ہے) ان کی مثال (یوں سمجھو کہ جیسے) محفوظ چھپائے ہوئے حسین موتی ہوتے ہیں۔

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾

24-(جنت میں یہ سب آسائشیں اور سرفرازیاں جنتیوں کو) ان کے اعمال کی جزا کے طور پر میسر آئیں گی۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾

25-(یہ جنت کی زندگی ایسی ہوگی جس میں جنت کے رہنے والے) نہ تو کسی قسم کی لغو بات سنیں گے اور نہ ہی کوئی ایسی بات سنیں گے جو گناہ پر مبنی ہو۔

إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾

26-(وہ فضا ایسی ہوگی) جس میں ہر طرف (سے خوف و ہراس اور پچھتاوے ختم کر دینے والی) سلامتی کی آوازیں آئیں گی (یعنی اس میں سچا اطمینان وسکون اور امن وسلامتی میسر آئے گی)۔

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾

27-اور یہ دائیں جانب والے جو لوگ ہوں گے (تو یہ اپنے حسین اعمال کی وجہ سے) دائیں جانب والے کہلائیں

گے۔ (یہ بھی حسین جنتوں میں رہنے والے ہوں گے)۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾

28-(اور) وہاں پھلوں سے لدے ہوئے بے خار درخت ہوں گے (یعنی ایسی آسائشیں ہوں گی جن میں نہ کسی قسم کی خلش ہوگی نہ کانٹا ہوگا)۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

29-اور عمدہ قسم کے کیلے جو تہ بہ تہ لٹکے ہوں گے (یعنی لذتوں کی فراوانیاں ہوں گی، جو ان لوگوں کو اپنی جنت میں میسر آئیں گی)۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾

30-اور وہاں وسیع گھنیرے درختوں کے سائے ہوں گے۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾

31-(اور وہاں) صاف وشفاف پانیوں کے بہتے گرتے جھرنے ہوں گے (یعنی ایسی آسائشیں میسر آئیں گی جن کے لئے جاں سوز مشقتیں نہ اٹھانی پڑیں گی)۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾

32-اور وہاں ایسے لذیذ پھل ہوں گے جو فراوانیوں میں میسر آئیں گے۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

33-(ان کی فراوانیاں) نہ ہی تو ختم ہوں گی اور نہ ہی کوئی ایسا ہوگا جو (انہیں استعمال کرنے سے) منع کرنے والا ہوگا۔

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

34-اور وہ اعلیٰ ورافع نشست گاہوں میں ہوں گے۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾

35-(دائیں جانب والے مردوں اور عورتوں کو زندگی کے حسین پیکر والی مخلوق سے جو ہم نشین میسر آئیں گے) انہیں ہم نے خاص انداز سے پروان چڑھایا ہوا ہوگا اور تربیت کر رکھی ہوگی (انشا)۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

36-اور ہم نے انہیں ایسا بنایا ہوا ہوگا جس کی نظیر تک نہیں ہوگی (ابکار)۔

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

37-(اور) وہ ہم کُفِو یعنی ایک جیسی صفات رکھنے والی حسین وجمیل پیکر والی اور انتہائی محبت کرنے والی جنتی مخلوق ہوگی (جو مردوں اور عورتوں کے لحاظ سے ان کی ہم نشین ہوگی)۔

ع 1 38 14

لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۳۸﴾

38-یہ ہیں دائیں جانب والے (جنتی لوگوں کے لئے انعامات)۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾

39-ان میں بہت سے اولین میں سے ہوں گے (یعنی جن کو جب بھی نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کی آگاہی میسر آئی تو انہوں نے انہیں اختیار کرنے میں پہل کر ڈالی اور کوئی وقت ضائع نہ کیا)۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾

40-اور ان میں بہت سے آخرین میں سے ہوں گے (یعنی جنہوں نے فوری طور پر تو اللہ کا بتایا ہوا راستہ نہ اپنایا مگر بعد میں وہ بھی ان میں شامل ہو گئے جو پہلے ایمان لے آئے تھے)۔

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

41-اور (دائیں جانب والوں کے برعکس) جو بائیں جانب والے ہوں گے (تو وہ اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے) بائیں جانب ہوں گے۔

فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾

42-اور ان کے لئے جھلسا دینے والی لُو اور کھولتا ہوا پانی ہوگا۔

وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾

43-اور ان کے لئے سیاہ دھویں کے سائے ہونگے۔

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾

44-(اور ان بائیں جانب والے بُرے اعمال کرنے والے لوگوں کے لئے، وہاں) نہ تو کوئی ٹھنڈک ہوگی نہ عزت و توقیر کی نوازشات میسر آئیں گی۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ﴿۴۵﴾

45-حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے وہ (دنیا میں متکبر) خوشحال وعیش پرست تھے (اور اسی بناء پر بُرے کام کرتے چلے

گئے)۔

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾

46-اور (اگرچہ انہیں بار بار سمجھایا جاتا تھا) لیکن وہ بدترین مجرمانہ زندگی پر بڑے اصرار سے جمے رہتے تھے (اور اسے کسی طرح بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہوتے تھے)۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

47-اور (جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے احکام کے خلاف بُرے کام کرنے سے باز آجاؤ کیونکہ مرنے کے بعد تمہیں جواب دینا پڑے گا) تو وہ کہا کرتے تھے! کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہو جائیں گے اور صرف ہماری ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ جائے گا تو کیا اس کے بعد ہم دوبارا اٹھائے جائیں گے؟

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

48-(اور وہ کہتے تھے کہ یہ بھی بتاؤ کہ) کیا ہمارے پہلے آباؤاجداد کو بھی (پھر اٹھایا جائے گا، جنہیں مرے ہوئے عمریں گزر گئیں)۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

49-(ان کے جواب میں ہم اپنے رسولوں سے کہتے تھے کہ ان سے) کہہ دو کہ یقیناً پہلے اور پچھلے (ہر دور کے لوگ زندہ کیے جائیں گے)۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾

50-اور ایک مقررہ دن کے متعینہ وقت پر سب اکٹھے کر لیے جائیں گے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾

51-پھر یقیناً، اے وہ لوگو کہ جنہوں نے غلط راستہ اختیار کر رکھا ہے (اور نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین کو) جھٹلانے کی روش اپنا رکھی ہے (تو یاد رکھو کہ نتیجے کے طور پر تمہیں جہنم میں بہت بُری حالت کا سامنا کرنا پڑے گا)۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

52- کیونکہ وہاں تمہیں رزق کے طور پر شجرۃ الزقوم (یعنی تھوہر جیسا درخت) میسر آئے گا، (44/43،37/62)۔

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾

53-اور تمہیں اپنے باطن اسی سے بھرنے ہوں گے۔

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾

54- پھر اوپر سے پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾

55- اور تم اسے یوں پیو گے جس طرح وہ اونٹ پانی پئے چلا جاتا ہے جسے جھوٹی پیاس کا مرض لاحق ہوگیا ہوتا ہے۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

56- چنانچہ نازل کردہ نظامِ حیات کے پیمانے کے مطابق (نوعِ انساں) کو پرکھے جانے والا دن (یومِ دین) جب طاری ہوگا (تو اس وقت) بائیں جانب والوں کی خاطر تواضع اس طرح کی جائے گی (جیسا کہ بتلا دیا گیا ہے)۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

57- (لہٰذا، یہ جو کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد جب یہ مٹی بن جائیں گے تو پھر کیسے اٹھائے جائیں گے؟ تو ان سے کہو کہ! تمہیں یہ بات وہ کہہ رہا ہے) جس نے تمہیں تخلیق کیا (اور کیا تمہیں اپنا ہونا نظر نہیں آتا؟) اس لئے تم تصدیق کیوں نہیں کرتے ہو؟ (کہ جو پہلی بار تخلیق کر کے زندگی دے سکتا ہے وہ دوسری بار بھی تمہیں مرنے کے بعد جوابدہی کے لیے اٹھالے گا)۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

58- (اور) تم اس پر غور کرو کہ ملاپ سے (جو بچہ پیدا ہوتا ہے)

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

59- تو کیا تم اسے تخلیق کرتے ہو یا اسے تخلیق کرنے والے ہم ہیں؟

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾

60- (پھر یہی بچہ مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے اپنی عمر تک پہنچتا ہے، کیونکہ) ہم نے تمہارے درمیان موت کے اندازے مقرر کر رکھے ہیں۔ لہٰذا، ہم قطعئی طور پر اس سے عاجز نہیں۔

عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

61- (اور ہم) اِس پر (بھی قادر ہیں کہ) تمہارے جیسے اوروں کو بدل کر بنا دیں اور ان پیکروں یا جسموں کو بدل کر تمہیں ایک ایسی نئی شکل میں پیدا کر دیں جس کا تمہیں علم ہی نہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

62-اور (ذرا سوچو کہ) جب تم اپنی موجودہ زندگی کا یقینی علم رکھتے ہو (یعنی تمہیں اپنے ہونے پر ذرا بھی شک نہیں) تو تم کیوں اس بات پر غور نہیں کرتے (کہ تمہیں مرنے کے بعد زندگی دے کر اٹھایا جائے گا تاکہ اعمال کا حساب دے سکو)۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾

63-(اس مقصد کے لئے تم ذرا اس نظام پر غور کرو جس کے مطابق تمہاری نشو ونما ہوئی ہے۔ مثلاً) تم اس پر غور کرو کہ (جو بیج) تم کاشت کرتے ہو،

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

64-تو ان سے (کھیتیاں) تم اگاتے ہو یا ان کے اگانے والے ہم ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

65-(پھر اس کھیتی کے اُگنے کی حفاظت کون کرتا ہے۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ کوئی آفت آجائے اور وہ تہس نہس ہو کر رہ جائے) چنانچہ اگر ہم مناسب سمجھیں تو اسے اس طرح تہس نہس کردیں (کہ تم سر پکڑ کر بیٹھ جاؤ) اور تم کہنے لگ جاؤ (کہ ہم تو بالکل ہی تباہ ہو گئے)۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

66-(اور تم کہنے لگ جاؤ کہ) یقیناً ہم پر تاوان پڑ گیا ہے (یعنی اس کھیتی سے غلہ ملنا تو ایک طرف، ہماری محنت اور بیج بھی بے کار میں گئے)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾

67-(اور تم یہ بھی کہنے لگ جاؤ کہ نہ صرف یہ) بلکہ ہم بالکل ہی محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾

68-اب ذرا تم اس بات پر غور کرو (جس سے تمہاری کھیتی کی ہی نشو ونما نہیں ہوتی بلکہ) جسے تم پیتے ہو (اور تمہاری نشو ونما بھی ہوتی ہے اور جس پر زندگی کا دارومدار ہے)۔

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

69-(اور یہ بھی بتاؤ کہ) کیا اسے بادلوں سے تم برساتے ہو یا ہم اسے نازل کرنے والے ہیں؟

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

70-اور اگر ہم مناسب سمجھیں تو اسے کڑوا کھاری بنادیں (حالانکہ سمندروں کے پانیوں سے ترتیب پانے والے بادل تو

ویسے ہی کھاری پانیوں سے اٹھے ہوتے ہیں، مگر جب ان بادلوں سے پانی نازل ہوتا ہے تو پینے کے قابل ہوتا ہے) تو پھر (ان سب حقائق کو دیکھتے ہوئے بھی) تم شکر کیوں نہیں کرتے؟

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ؕ﴿۷۱﴾

71-اسی طرح تم اس آگ پر بھی غور کرو جسے تم (لکڑیوں سے) سلگاتے ہو (کہ سبز درخت کی شاخوں میں حرارت کو یوں سمٹا کر رکھ دینا)۔

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾

72- کیا وہ تمہاری کاریگری سے ہے؟ یا اس کے درختوں کو ہم نے ایک خاص طریقے سے پروان چڑھا رکھا ہے؟

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۚ﴿۷۳﴾

73-(اب ان حقائق سے ذرا آگے بڑھ کر سوچو اور غور کرو کہ زندگی کی نشوونما کا سارے کا سارا سامان اور اس کا انتظام کس کا ہے؟ یقیناً) اسے ہم نے بنایا ہے۔ اور یہ آگاہی عطا کر رکھی ہے کہ (اسے سمیٹ کر نہ بیٹھ جاؤ بلکہ) اسے بھوکوں کے لئے سامانِ زندگی کے طور پر بنایا گیا ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ؑ﴿۷۴﴾ الثلثة

ع 2 36 15

74-لہٰذا، (زندگی کی درست راہ یہ ہے کہ) تم اپنے عظیم نشوونما دینے والے کی نشوونما دینے والی صفت کو قائم کرنے کے لئے سرگرمِ عمل ہو جاؤ (اور بھوکوں تک زندگی کی نشوونما کا سامان جانے دو)۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۙ﴿۷۵﴾

75-مجھے قسم ہے گرنے والے ستاروں کی (یعنی یاد رکھو کہ گرنے والے ستاروں کو ہم نے ان حقائق کا گواہ بنا دیا ہے کہ یہ زمین بھی باقی نہیں رہے گی اور تمہاری زندگی تو ان کے مقابلے میں ویسے ہی بڑی مختصر ہے۔ لہٰذا، حاجت مندوں اور بھوکوں تک زندگی کی نشوونما کا سامان جانے دو)۔

(نوٹ: قسم کا مطلب ہے حقائق کی گواہی کے لئے غیر حقائق کو الگ کر دینا)۔

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۙ﴿۷۶﴾

76-چنانچہ تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی قسم ہے کہ اگر (نوعِ انساں) اس عظیم قسم کا علم حاصل کر لے (تو وہ امن واطمینان کی حالت میں داخل ہو جائے گا)۔

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ﴿۷۷﴾

77-(بہر حال) تحقیق کرنے والے یہ بھی جانتے ہیں (کہ دنیا کی زندگی سے لے کر آخرت کی زندگی تک اور ساری کائنات کے حقائق تک کی نوعِ انساں کو آگاہی) کی یہ نوازشات قرآن بقدرِ ضرورت بلا ذاتی غرض وفائدے کے کرتا جا رہا ہے۔

(نــوٹ: کریم۔الکرم کا مادہ (ک ر م) ہے۔ یہ اس صفت کو کہتے ہیں جو کمینگی کے خلاف ہو۔کسی کو اس طرح نوازنا کہ اس کی ذلت نہ ہو۔کسی کو بغیر ذاتی غرض کے ضرورت کے مطابق فائدہ پہنچانا، وغیرہ وغیرہ)۔

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾

78-(اور اسے) ایک محفوظ کتاب میں رکھ دیا گیا ہے (یعنی قرآن کی نازل کردہ آیات کو ادھر اُدھر منتشر اور بکھرا ہوا نہیں رہنے دیا گیا بلکہ اسے باقاعدہ ضابطۂ حیات کی شکل دے کر ایک کتاب کی صورت میں محفوظ کر لیا گیا ہے کیونکہ اسے جمع کرنا بھی اللہ کے ذمے ہے 75/17-18۔اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ نے لے رکھا ہے، 15/9 اور ایسی حفاظت کہ اللہ کی کسی بات میں بھی ردوبدل نہیں ہو سکتا، 6/34)۔

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

79-(اور یہ قرآن ایسی نازل کردہ کتاب ہے یعنی ایسا ضابطۂ حیات ہے کہ اسے) سوائے پاکیزہ وصاف ستھرے لوگوں کے کوئی نہیں چُھو سکتا (یعنی ایک تو یہ کہ قرآن کی آیات کا نازل ہونا شیطانوں کے ذریعے نہیں ہوا کیونکہ یہ ان کے شایانِ شان نہیں 26/210-212 دوسرے یہ کہ قرآن کے حقائق سے وہی لوگ صحیح معنوں میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جن کے جسم بھی اور دل اور دماغ بھی پاکیزہ اور صاف ستھرے ہوں یعنی اُن میں کسی قسم کا تعصب نہ ہو اور وہ گندگی اور الائشوں اور بُرائیوں کو ناپسند کرتے ہوں اور اُن سے بچنے کی کوشش کرنیوالے ہوں)۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

80-(یاد رکھو کہ یہ قرآن اس اللہ کی طرف سے) بتدریج نازل ہوا ہے جو تمام عالمین کو نشوونما دینے والا ہے (اس لئے صرف وہ جانتا ہے کہ نوعِ انساں کی نشوونما کے لئے کیا ضروری ہے اور کیا ضروری نہیں ہے)۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾

81-تو کیا (ان حقائق کے باوجود اس ضابطۂ احکام وقوانین) کے متعلق تم اس بات کو سنجیدہ توجہ کے قابل نہیں سمجھتے (کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے)؟

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

82-اورتم نے اس کی (سچائیوں) کے جھٹلاتے رہنے کواپنے رزق کا ذریعہ بنا رکھا ہے (تاکہ وہ لوگ جو قرآن کے احکام وقوانین کے دشمن ہیں تمہاری حرکتوں سے خوش ہوکر تمہیں رزق پیدا کرنے کے مواقع فراہم کرتے رہیں)۔

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾

83-(اورتم اس طرح قرآن کی سچائیوں سے انکار کرتے چلے جاتے ہو۔مگر کیا تم نے غور کیا کہ تمہارا ہر سانس اللہ کے قانون کو تسلیم کیے ہوئے ہے اور وہ تمہاری مرضی کے بغیر تم میں آجا رہا ہے۔مثلاً جب کسی مرنے والے کی سانس) اس کے حلق (میں اٹک جاتی ہے) تو پھر کیوں (تم اسے واپس اس کی پہلے والی حالت میں) نہیں پہنچا سکتے ہو؟

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾

84-اوراُس وقت تم (ایک دوسرے کو) تکتے رہ جاتے ہو۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

85-اور (اُس وقت بھی) ہم تمہارے مقابلے میں اس کے انتہائی زیادہ قریب ہوتے ہیں۔لیکن تمہاری نگاہ اس طرف جاتی ہی نہیں (کہ یہی مرنے کی حالت تم پر بھی طاری ہوکر رہے گی اور قرآن میں جن سچائیوں کی آگاہی دی گئی ہے وہ جھٹلائی نہیں جاسکتیں)۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾

86-چنانچہ (اس مرنے والے کے قریب ہوتے ہوئے بھی تم یہ غور نہیں کرتے کہ اگر تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ) تم کسی کی قوت واختیار کے تابع نہیں ہو (اور خود مختار ہو) تو پھر کیوں نہیں (اسے موت سے بچا لیتے)؟

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾

87-(اور قرآن کی سچائیوں کو جھٹلانے پر) اگر تم اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہو (تو پھر مرنے والے کو اس کی زندگی) واپس لوٹا کر دکھاؤ۔

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾

88-بہرحال (اب اس بات سے آگے بڑھو اور مرنے والے کی اگلی زندگی پر غور کرو! اور یاد رکھو) کہ جو شخص مر گیا، اگر (اس نے اللہ کے احکام وقوانین کو اس قدر اور اس طرح اختیار کر رکھا تھا کہ اس سے اللہ راضی ہوگیا) تو وہ مقربین میں سے ہوگا (یعنی اس کی ذات اللہ کی صفات کے عکس کے قریب ہوگی)۔

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ۵ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

89- چنانچہ (وہ لوگ جو مقربین میں سے ہوں گے) تو انہیں ابدی راحتیں میسر آئیں گی اور خوشبو دار پھولوں سے لبریز ایسی جنتیں ملیں گی جو آسائشوں اور فراوانیوں سے بھری ہوئی ہوں گی ۔

وَاَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۰﴾

90- اور (مقربین کے بعد دائیں جانب والے لوگ ہیں یعنی ایسے لوگ جو اللہ کے نازل کردہ احکام وقوانین کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتے رہے ۔ ایسے لوگ اصحاب الیمین یعنی دائیں جانب والے ہیں ۔ چنانچہ مرنے والا) اگر اصحاب الیمین میں سے ہوگا ،

فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۱﴾

91- (تو اُس سے کہا جائے گا کہ) تمہارے لئے دائیں جانب والوں کی طرف سے سلام ہے یعنی سلامتی و عافیت کی دُعائیں ہیں ۔

وَاَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۹۲﴾

92- لیکن اگر وہ ان میں شامل رہا جو غلط روش پر چلتے رہے اور صحیح راستے کو جھٹلاتے رہے

فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ ﴿۹۳﴾

93- تو اس کی تواضع کھولتے ہوئے پانی سے ہوگی ۔

وَّتَصۡلِیَۃُ جَحِیۡمٍ ﴿۹۴﴾

94- اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا ۔

اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ حَقُّ الۡیَقِیۡنِ ﴿۹۵﴾

95- بہرحال ، اِسے ہر شک وشبہ سے بالاتر سمجھو کہ (جن سچائیوں کی آگاہی دی جارہی ہے) وہ ایسی حقیقت ہے جو یقینی ہے ۔

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الۡعَظِیۡمِ ﴿۹۶﴾ ع 3 22 16

96- لہٰذا ، (زندگی کی درست راہ یہ ہے کہ) تم اپنے عظیم نشوونما دینے والے کی نشوونما دینے والی صفت کو قائم کرنے کے لئے سرگرمِ عمل ہو جاوٴ (تاکہ انسان نشوونما حاصل کرتے کرتے اس مقام تک پہنچ جائے جہاں اس کی ذات اللہ کی صفات کے عکس کے قریب ہو جائے) ۔

(**نوٹ**: یہ آیت 56/96 آگاہی دیتی ہے کہ خاص کر ریاست اور حکمران کو ایسا معاشی اور سماجی نظام قائم کرنا چاہیے جو افراد کی ہر طرح کی نشوونما کا باعث بنے نہ کہ افراد کی نشوونما میں رکاوٹ یا محرومی پیدا کرنے والا ثابت ہو) ۔